Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۸۵

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل قادیان

شنبہ

جلد ۳۳ | ۲۸ ماہ وفا ۱۳۲۴ ہش | ۱۷ شعبان ۱۳۶۴ھ | ۲۸ جولائی ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۷۶

Bsog. Ch. Fazl Ahmad Sb. S.A.B.T.
A.D. 9 of Schools B.A.B.
Block No. 16
SARGODHA
Dist. Shahpur

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۷ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شام بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ فالحمد للہ۔

خاندان و خدام میں خیریت ہے۔

قادیان ۲۷ ماہ وفا۔ آج خطبہ جمعہ حضرت مولوی شیر علی صاحب امیر مقامی نے پڑھا۔

صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب لاہور سے تشریف لے آئے ہیں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مکرم مرزا بشیر احمد بیگ صاحب نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ مولوی محمد یار صاحب عارف اور گیانی عباد اللہ صاحب تبلیغ کے سلسلہ میں ڈلہوزی گئے ہیں۔

روزنامہ الفضل قادیان ۱۷ شعبان ۱۳۶۴ھ

خدا کی بات پھر پوری ہوئی

انگلستان کا تازہ معرکۂ انتخاب

از جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ حضرت المصلح الموعود امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ مئی اور مطبوعہ ۱۱ مئی میں جو پیشگوئی انگلستان کی سیاسیات کے متعلق اپنے ایک کشف کی بناء پر فرمائی تھی۔ وہ آج بروز جمعہ مورخہ ۲۷ جولائی کو پوری ہوگئی الحمد للہ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اصل الفاظ خطبہ جمعہ میں ملاحظہ ہوں۔ ملخصاً حضور نے فرمایا تھا۔ کہ انگلستان میں عظیم الشان سیاسی زلازل آئینگے۔ اور ان تغیرات عظیمہ میں ایک شخص مسٹر مارسین کو بعض مشکلات سلجھانے اور ان انقلابات کے زمانہ میں عام طور پر مفید کام کرنے کا موقعہ ملیگا سو الحمد للہ کہ پیشگوئی کے اکثر حصے پورے ہوگئے ہیں۔ اول تو حضور نے فرمایا تھا۔ کہ مجھے انگلستان میں عظیم الشان سیاسی انقلابات کی اطلاع دی گئی ہے۔ اور انگلستان سیاسی تغیرات اور انقلابات کا ایسا مرکز بن جائیگا جیسا کہ کانگڑہ کا ضلع پنجاب میں زلازل ارضی کا مرکز ہے۔ چنانچہ انگلستان میں موجودہ انتخاب کا نتیجہ بہت بڑا سیاسی تغیر ہے۔ جس کو سیاسی زلزلہ کہا جاسکتا ہے۔ اس انتخاب کے نتیجہ میں لیبر پارٹی کے ۳۷۵ ممبر کامیاب ہوئے ہیں۔ اور کنسرویٹو کے ۱۸۸ ان اعداد وشمار سے ظاہر ہے کہ ملک کی سیاسی رَو بالکل بدل گئی ہے۔ اور جو کنسرویٹو پارٹی کے باوجود برسر اقتدار ہونے کے اور باوجود اس کے کہ مسٹر چرچل وزیر اعظم کی جنگی فتوحات کی وجہ سے ملک میں دھاک بیٹھی ہوتی تھی بہت بری طرح اور خلاف توقع شکست ہوتی ہے۔ اور مسٹر ایٹلی جو لیبر پارٹی کے لیڈر ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا ہے کہ ایسی صاف اور نمایاں فتح لیبر پارٹی کو کبھی نہیں ہوئی۔ مسٹر چرچل کی پارٹی کے بہت سے وزرا کو شکست ہوئی ہے۔ جن میں مسٹر ایمری بھی شامل ہیں۔ اور اس عظیم الشان زلزلہ میں لبرل لیڈر کو بھی اپنے حلقہ میں شکست ہوئی۔

اس تاریخی انتخاب انگلستان میں جو دوسری بات اللہ تعالےٰ کی پوری ہوتی ہے۔ اُس میں مسٹر مارسین کی ذاتی کامیابی کے علاوہ مسٹر مارسین کی پارٹی کی عظیم الشان کامیابی بھی ہے۔ اس بات کے لئے کہ مسٹر مارسین مفید کام کرسکیں۔ صرف یہ بات ضروری نہ تھی۔ کہ مسٹر مارسین کامیاب ہوجاتے۔ بلکہ ضروری تھا کہ ان کی پارٹی کو پوری کامیابی ہوتی۔ تاکہ وہ جیسا کہ کشف میں دکھایا گیا تھا۔ ملک انگلستان کی معتد بہ خدمات سر انجام دے سکتے سو اس الیکشن کے واقعات نے مسٹر مارسین کے لئے یہ دونوں صورتیں مہیا کردیں یعنی وہ خود بھی کامیاب ہوگئے ہیں اور اُن کی پارٹی کو ایسی نمایاں اکثریت حاصل ہوئی ہے۔ کہ لیبر پارٹی اپنے سیاسی و اقتصادی پروگرام کو بلا مخالفت جاری اور ساری کرسکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ نشان ایسا صاف اور بین ہے۔ کہ اس سے ہمارے مخالف کسی طرح بھی انکار نہیں کرسکتے یہ پیشگوئی الفضل مورخہ ۱۱ مئی میں اپنی تفصیل کے ساتھ شائع ہوچکی ہے۔ اسی طرح انگریزی اخبار مسلم سنرائز میں بھی شائع ہوچکی ہے۔ مسٹر ہربرٹ مارسین کو ہمارے دوستوں نے بذریعہ ایک دستی چٹھی کے اس امر کے متعلق اطلاع دیدی تھی اور جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے اُن سے چٹھی کی رسید بھی حاصل کرلی گئی تھی۔ جماعت احمدیہ کے دوستوں کو چاہئے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ پیشگوئی پوری فرمائی ہے۔ اس کا کثرت سے اعلان کریں اور جو اشتہارات قادیان سے پہنچیں ان کو زیادہ تعداد میں اپنی اپنی جگہ چھپوا کر اپنے علاقہ میں شائع کریں۔ اور اللہ تعالےٰ کے شکریہ میں نوافل ادا کرنے کے علاوہ غربا کو خیرات بھی دیں۔ اللہ تعالیٰ کے نشانات کا ایسے رنگ میں پورا ہونا مومنوں کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہوتا ہے۔ اور چونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی نعمت کا نشان ہوتا ہے۔ اس لئے ہماری ذمہ داری بھی بڑھ جاتی ہے۔ لہذا ہمیں چاہئے کہ خدمت دین اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کے لئے بیش از بیش قربانیاں کریں۔

بعض مسلمان اخبارات کی افسوسناک روش

(از ایڈیٹر)

ایک وقت تھا۔ جب مسلمان اخلاقی لحاظ سے نہایت بلند و بالا مرتبہ رکھتے تھے۔ اپنے تو اپنے غیر بھی ان کی اخلاقی برتری کا کھلے الفاظ میں اور بمسرت اعتراف کرتے تھے۔ لیکن جب مسلمان کہلانیوالے اسلام سے دور ہوکر ادبار کے گڑھے میں گر گئے۔ تو آج ان کی حالت اس حد تک افسوسناک ہوچکی ہے۔ کہ غیر تو غیر اپنے بھی ان کی اخلاقی حالت پر شرم و ندامت محسوس کررہے اور اس کا اظہار کرنے پر مجبور ہورہے ہیں۔ اور وہ بھی عوام کے متعلق نہیں۔ بلکہ ان لوگوں کی نسبت جو اپنے آپ کو مسلمانوں کے رہنما اور لیڈر قرار دیتے ہیں۔ اور راہنما بھی وہ نہیں۔ جن کی باتیں ہوا میں اڑ جاتی ہیں۔ بلکہ وہ جن کے الفاظ صفحہ قرطاس پر ثبت ہوکر محفوظ ہوتے اور دوست و دشمن کی نظر سے گزرتے ہیں۔ یعنی اخبار نویس۔

شملہ کانفرنس کے دوران میں اور پھر اس کے ناکام ہونیکے بعد بعض مسلمان اخبارات نے جس طرح اخلاق کی مٹی پلید کی اس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک وقت جس شخص کو امام الہند مفسر قرآن اور اسلامی دنیا کا بے مثال عالم حتیٰ کہ مجدد زماں کہا جاتا تھا۔ اسی کے نہایت ہی ہتک آمیز کارٹون شائع کئے گئے۔ اور نظم و نثر میں طرح طرح کی پھبتیاں اڑائی گئیں اس قسم کی بداخلاقی کی مثال شاید ہی کسی اور قوم میں مل سکے

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مسلمان اخبارات کے اس طریق عمل سے شرم محسوس کرتے ہوئے "اخبار کوثر" نے اپنے ایک تازہ پرچہ میں لکھا ہے۔

"مسلمان اخبارات کا ان دنوں محبوب ترین مشغلہ الیا ہی گالی گلوچ کرنا رہ گیا ہے۔ یہی کمال صحافت ہے۔ اسی پر اخبار فروخت ہوتا ہے۔ نہ مسلمان اخباروں میں سلیقہ ہے۔ کہ وہ بگڑی اچھال صحافت سے اجتناب کریں۔ اور نہ مسلمان ناظرین میں اتنا اخلاقی شعور کہ وہ اس طرز تحریر پر ناک بھوں چڑھائیں۔ بلکہ جس پرچے میں کسی مسلمان راہنما یا مسلمان فرد کی توہین کی گئی ہو۔ وہ زیادہ تعداد میں فروخت ہو جاتا ہے۔ اور کامیاب اخبار نویس وہ ہے۔ جو ہر روز مسلمانوں کے اس ذوق اہانت پسندی کے لئے نیا سے نیا سامان بہم پہنچائے"

مسلمان اخبارات کی یہ حالت نہایت ہی افسوسناک اور رنج دہ ہے نہ صرف اس لئے کہ وہ مسلمانوں میں تلخی اور مرارت کے اتنے شدید جذبات پیدا کرتے رہتے ہیں۔ کہ معمولی سے معمولی واقعہ بھی خاصے جنگ وجدال کا موجب بن جاتا اور مسلمانوں میں منافرت کی خلیج کو زیادہ سے زیادہ وسیع کر دیتا ہے۔ بلکہ اس لئے بھی کہ عام مسلمانوں کے اخلاق بگڑتے جا رہے ہیں۔ اور وہ عزت و وقار کے درجے سے گر کر نہایت ادنیٰ حالت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اسلام کے لئے بدنامی کا موجب بن رہے ہیں۔

کاش مسلمان اخبارات ان نقصانات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی روش بدلیں۔ آپس میں رائے کے اختلاف یا عقائد کے اختلاف کو جنگ وجدال فحش گوئی اور بدکلامی تحقیر و تذلیل کا باعث نہ بنا لیا کریں۔ بلکہ ٹھنڈے دل کے ساتھ اس پر غور کرنے کی عادت ڈالیں۔ اور محبت و الفت سے اپنی بات دوسرے کو سنائیں۔ اور تحمل اور وقار کے ساتھ دوسرے کی بات خود سنیں۔ ورنہ یاد رکھیں۔ ان کی موجودہ روش زیادہ دیر تک برداشت نہ کی جائے گی۔ خود سنجیدہ غیرت مند مسلمان ان کو مجبور کر دینگے۔ کہ یا تو وہ اپنی اصلاح کر لیں۔ یا ایسے لوگوں کے لئے جگہ خالی کر دیں۔ جو اخلاق سے کام لینا جانتے ہوں۔

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا:۔ (۱) محمد عبد القیوم صاحب جو بنگال میں عرصہ سے بیمار تھے۔ انہیں اب بیماری سے تو آرام ہے۔ لیکن کمزوری بہت ہے۔ (۲) لقاء اللہ صاحب بھوپال کے کچھ مقدمات دائر ہیں۔ اور انہیں بعض مشکلات درپیش ہیں۔ ان کے لئے دعا کی جائے۔

ولادت:۔ مولوی بذل الرحمٰن صاحب بنگالی قادیان کے لڑکے مفیض المعارف صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ۲۵ جولائی ۱۹۴۵ء لڑکا عطا کیا۔ جو مبلغ امریکہ صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ مولود کو نیک۔ خادم دین بنائے۔ اور عمر دراز کرے۔ (ڈاکٹر محبوب الرحمٰن بنگالی)

دعائے مغفرت:۔ میرے چچا چودھری غلام محمد صاحب احمدی کھڈیار کا لڑکا منصور احمد ۱۳ دن بخار سے بیمار رہ کر ۱۳ جولائی کو فوت ہو گیا۔ مرحوم کی عمر ۲۲ سال کی تھی۔ بہت خوبصورت جوان اور بڑا نیک فطرت تھا۔ دوست دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور مرحوم کے والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (نذیر احمد محاسب جماعت احمدیہ کھڈیار)

خریداران رسالہ فرقان کو اطلاع

رسالہ فرقان اللہ تعالیٰ کے فضل سے باقاعدہ شائع ہو رہا ہے۔ اس امر کی کوشش کی جاتی ہے کہ تمام خریداران کو باقاعدگی کے ساتھ رسالہ بھجوایا جائے لیکن ہو سکتا ہے کہ ترسیل میں کبھی غلطی ہو جائے۔ اس لئے خریدار احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ ان میں سے جن کو رسالہ نہیں پہنچ رہا۔ وہ دفتر میں اطلاع بھجوائیں۔ اور آئندہ بھی جب کبھی ایسا ہو تو دفتر میں اس کی اطلاع کر دی جائے۔ اطلاع ہونے پر رسالہ بھجوا دیا جائیگا۔ خاکسار مینیجر رسالہ "فرقان"

ایک خواب اور اس کی تعبیر

خورشید احمد صاحب نے دھوری منڈی ریاست پٹیالہ سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک خواب لکھا۔ اور اس کی تعبیر کے لئے عرض کیا۔ ذیل میں وہ خواب اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی تعبیر درج کی جاتی ہے۔

خواب

مَیں نے دیکھا کہ ایک بہت اونچا مقام ہے۔ اور اُس جگہ اُوپر چڑھنے کے لئے ایک تنگ سی سیڑھی لگی ہوئی ہے۔ ایسی تنگ جیسی کہ ریلوے کی ٹنکیوں وغیرہ پر لگی ہوتی ہے۔ میں بغیر اپنی طاقت و حوصلہ کا اندازہ کئے اُس پر چڑھ گیا لیکن جب ذرا کافی بلندی پر پہنچا تو دہشت سی طاری ہونے لگی۔ لیکن میں چڑھتا چلا گیا۔ جب منڈیر کے قریب پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ سیڑھی منڈیر سے ایک دو ہاتھ نیچے ہی ختم ہو گئی۔ اب تو دہشت کے مارے پاؤں بھی کانپنے لگ گئے اور میں اپنی زندگی سے مایوس ہو گیا اور یہ خیال کرتا ہوں کہ بس اب گرنا یقینی ہے۔ اور گر کر ہڈی پسلی کوئی بچ نہیں سکتی۔ میں انہی خیالات میں قریباً ایک دو منٹ سیڑھی کے آخری ڈنڈے کو ہاتھ ڈالے کھڑا رہا۔ پھر دل میں خیال آیا۔ کہ چلو دیکھو تو سہی۔ منڈیر کو ہی ہاتھ ڈالیں اگر خدا تعالیٰ فضل کرے۔ سوائے اس کے اور کوئی صورت نہیں کیونکہ اوپر چڑھنا ہی تو اصل مقصد حیات ہے۔ اگر بالفرض گر کر مر بھی گیا تو اوپر چڑھنے کی کوشش میں ہی مرونگا۔ کامیابی یا ناکامی تو خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ بس یہ خیال آتے ہی میں نے آخری ڈنڈے پر کھڑے ہو کر منڈیر کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ اور پھر لٹک کر خدا کے فضل و رحم کے ساتھ اوپر چھت پر چڑھ گیا۔ وہاں حضور اقدس کو رونق افروز پایا۔ براہ بندہ نوازی اس خواب کی صحیح تعبیر سے مطلع فرمائیں۔

تعبیر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق لکھوایا۔ تعبیر اس خواب کی یہ ہے۔ کہ لوگ قربانیاں کرتے کرتے تھک جاتے ہیں۔ لیکن جسے اللہ تعالیٰ توفیق دے وہ منزل مقصود کو پہنچ جاتا ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ اور تعلیم

قائدین مجلس خدام الاحمدیہ سے خطاب

کسی شخص کی تعلیم عام معیار سے کم ہو۔ تو وہ شخص اپنے بھائی بندوں کی نظر میں حقیر شمار ہوتا ہے۔ یہی حال قوموں کا ہوتا ہے۔ جس قوم کے افراد کم تعلیم یافتہ ہوں۔ وہ قوم دوسری قوموں کی نظروں میں گر جاتی ہے۔ ان کی بات کو وہ وقعت نہیں دی جاتی۔ جو ایک مہذب تعلیم یافتہ قوم کی بات کو دی جاتی ہے۔ تعلیم کے معیار کو بلند کرنے کے لئے پہلا قدم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے یہ اٹھایا ہے۔ کہ احمدیہ جماعت میں کوئی فرد ناخواندہ نہ کہلائے۔ اسے ... تک گنتی آتی ہو۔ اردو پڑھنا آتا ہو۔ لکھنا آتا ہو۔ قرآن کریم ناظرہ پڑھنا آتا ہو۔ نماز با ترجمہ آتی ہو۔ جس وقت ہمارے بڑے چھوٹے نوجوان کم سے کم خواندہ ہو جاویں۔ تو وہ وقت جلد آئیگا۔ جب ان کی نسلیں بہترین عالم بن جاوینگی۔ پس بنیاد رکھ دو۔ کہ آج اس کا وقت ہے۔ اور اپنی قوم کی ذہنی نشوونما و تربیت کرنے والے کہلاؤ۔ چاہیئے کہ کوئی خادم ایسا نہ رہے۔ جو ان پانچ باتوں سے ناواقف ہو۔ کہ یہ قدم ہماری ترقی کی پہلی سیڑھی ہے۔ قائدین و زعماء کرام جلد ہی ناخواندہ افراد جماعت کی فہرستیں تیار کریں۔ اور ان کی تعلیم کا ایسا انتظام کریں کہ کوئی ناخواندہ باقی نہ رہے۔ تعلیم ہی سے ذہن بلندی کی طرف چلتا ہے۔ جب تک کوئی ان پڑھ ہے۔ وہ کسی نئی بات کو نہیں سوچ سکتا۔ وہ تربیت کے لفظ کو نہیں سمجھ سکتا۔ وہ نظام کے معنی کو نہیں سمجھ سکتا۔ اس لئے تمام ناخواندہ احباب جماعت بالخصوص خدام مذکورہ معیار تعلیم تک تھوڑے سے تھوڑے وقت میں تعلیم حاصل کریں۔

واللہ الموفق (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

دنیا سے جنگوں اور دیگر مصائب کا خاتمہ کس طرح ہو سکتا ہے

از صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب

جنگ کا ایک حصہ ختم ہو چکا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ جنگ کا اصل حصہ ختم ہو چکا ہے۔ جرمنی کو شکست ہوئے تین ماہ کے قریب ہو گئے ہیں اور جس قسم کے حملے جاپان پر ہو رہے ہیں۔ ان سے یہی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ وہ بھی عنقریب ہتھیار ڈال دیگا۔ اس وقت ہر ایک کے دل میں یہ خیالات موجزن ہو رہے ہیں۔ کہ جرمنی سے کیا سلوک ہوگا۔ اور اس سے بڑھ کر جرمن قوم کے دل میں ایک بے تابی ہے۔ کہ اب ان سے کیا معاملہ کیا جائیگا۔ اس بارے میں جو خبریں آرہی ہیں۔ ان سے یہی اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ جرمن قوم کے ساتھ جو بھی سلوک ہوگا۔ وہ نرم نہ ہوگا۔ جس کی زیادہ تر وجہ یہی ہے۔ کہ جرمن قوم نے بہت مظالم کئے ہیں۔ اور وہ سب مظالم ابھی لوگوں کے بالکل سامنے ہیں۔ آج ہی ایک انگریزی رسالہ میں ایک بڑے بارسوخ انگریز کا ایک مضمون دیکھنے میں آیا۔ اس میں اس نے ایک پوری سکیم پیش کی ہے۔ جس سے جرمنی بالکل تباہ ہو سکتا ہے۔ سب سے پہلے تو یہ خیال ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ جرمنی سے تمام کے تمام ہتھیار لے لینے چاہئیں۔ اور اسے بالکل نہتہ کر دینا چاہئے۔ پھر اس کے ہوائی کارخانے بالکل بند کر دینے چاہئیں۔ اس کے علاوہ جرمنی کو بیس برس تک تجارتی ہوائی جہاز بھی چلانے کی اجازت نہ ہونی چاہئے۔ اور جرمنی میں کسی قسم کا گولہ بارود بنانیکی اجازت نہ ہونی چاہئے۔ اور اس کے علاوہ جرمنی میں پٹرول کے۔ دوائیوں کے۔ لوہے کے۔ اور بجلی کے کارخانے جس حد تک ہو سکے بند کر دیئے جائیں اور جن کی اجازت بھی ہو وہ بھی اتحادی افسران کے زیر نگرانی چلیں۔ اسی طرح ان کی یونیورسٹیوں کو بھی زیر نگرانی رکھا جائے۔ تاکہ وہاں سے اس قسم کے نوجوان پیدا نہ ہوں۔ جو بعد میں کسی قسم کا رخنہ امن میں ڈال سکیں۔ اس کے علاوہ ربڑ کا جرمنی میں بنانا بالکل بند کر دیا جائے۔ اور باہر سے سامان آنے پر بھی پابندیاں ہوں۔ تاکہ وہ بغیر اجازت کسی قسم کا سامان باہر سے منگوا نہ سکیں۔ ان کے ملک میں پٹرول کے ذخیرہ کرنے کو بھی بہت حد تک محدود کر دیا جائے۔

اس کے علاوہ جرمنی کے بنکوں میں بھی انگریزی حکومت کا دخل ہو۔ فوجی محکمہ جو کہ ہر ایک حکومت میں ہوتا ہے۔ اور ہونا چاہئے جرمنی میں وہ بھی بالکل بند کر دیا جانا چاہئے۔ سپاہیوں کی سوسائٹیاں خواہ وہ ریٹائرڈ فوجی سپاہیوں کی ہوں یا دوسری بند ہو جانی چاہئیں۔ اسی طرح فوجی یادگاروں کی بھی ممانعت ہو۔ خواہ وہ اس جنگ سے تعلق رکھتی ہوں یا کسی پہلی جنگ سے تاکہ جرمن قوم میں سے فوجی سپرٹ نکل جائے۔ اور نہ صرف یہی بلکہ جرمنی میں سب ایسی سڑکوں کے نام بدل دیئے جائیں۔ جو کسی لڑائی کی یادگار ہوں۔ اور جرمنی کی یونیورسٹیوں کو اس وقت تک بند رکھا جائے جب تک کہ دوسرے ممالک میں وہ سب یونیورسٹیاں نہ کھل جائیں۔ جو کہ لڑائی کی وجہ سے بند ہو گئی ہیں۔ اور جو یونیورسٹیاں سکول میوزیم۔ لائبریریاں گرجے۔ ہسپتال اور کارخانے اس لڑائی میں برباد ہوئے ہیں۔ وہ سب جرمنی کے مزدوروں سے بنوائے جائیں۔ اس کا سکیم پیش کرنے والے صاحب کے خیال میں یہ فائدہ ہوگا۔ کہ جرمنی میں ایک تو بے کاری نہ رہیگی۔ دوسرے چونکہ جرمنی کے مرد باہر ہونگے۔ اس لئے جرمن نسل اس سرعت سے نہ بڑھیگی جس سرعت سے کہ وہ بڑھ سکتی ہے۔ جرمنی مزدور دینے کے علاوہ ان تعمیرات کے لئے سب سامان بھی مہیا کرے۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی کہ جرمنی کے جہاز اور دوسری جائدادیں خواہ وہ کسی ملک میں ہوں ضبط کر لی جائیں۔ جرمنی کے جو بڑے بڑے کارخانے ہیں۔ ان کا ایک حصہ اتحادیوں کو مل جائے۔ بلکہ شروع شروع میں ان کے بعض ڈائریکٹر بھی اتحادی ہی ہوں۔ آخر میں وہ فرماتے ہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہئے۔ کہ امن اسی صورت میں قائم ہو سکتا ہے۔ جبکہ جرمنی سے نہ صرف سب طاقت چھین لی جائے بلکہ اس کے پڑوسیوں کے گلے میں سے اس کا جوا بھی اتار دیا جائے۔ ہمیں چاہئے کہ وہاں ہر وہ چیز جو کہ بنائی جا سکتی ہے۔ اس کا بننا بند کر دیں۔

اس اقتباس سے پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ جرمنی سے کیا سلوک ہونے والا ہے۔ اگر اس بات کو مذہبی نقطہ نظر سے دیکھا جائے۔ تو عیسائیت کی تعلیم کی رو سے یہ سلوک بالکل ہی ناجائز ہے۔ کیونکہ عیسائیت کا بنیادی اصل یہ ہے کہ اپنے دشمن سے بھی بدلہ نہ لیا جائے۔ چنانچہ اس کی تعلیم یہ ہے۔ کہ اگر کوئی تیری ایک گال پر طمانچہ مارے تو تو دوسری بھی اس کی طرف پھیر دے۔ مگر یہ بات بہت قابلِ افسوس ہے۔ کہ عیسائی ممالک ہی اب یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ باقی اسلامی نقطہ نظر سے بھی یہ مناسب نہیں۔ ہمارے سامنے ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثال موجود ہے۔ فتح مکہ کے بعد جبکہ سب دشمنوں کو یہ خیال تھا کہ اب وہ اس قابل نہیں۔ کہ ان کے ساتھ نرمی کی جائے۔ آپ نے سب کو معاف کر دیا۔ اور اس طرح معاف کیا کہ وہ لوگ آپ کے بے دام غلام بن گئے۔ اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ صرف منہ سے نرمی کی تعلیم دینا کافی نہیں۔ اس خلق کے پرکھنے کا وہ وقت ہوتا ہے۔ جب انسان اپنے دشمن پر غالب ہو چکا ہو۔ اس دشمن پر جس نے انتہائی مظالم کئے ہوں۔ آج عیسائی حکومتوں کا یہ طریق عمل دیکھ کر دنیا دنگ ہے۔ مگر کیا اس طرح دنیا سے جنگ کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ اس طرح ان جنگوں کا خاتمہ کبھی نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ جنگیں یونہی نہیں ہو رہیں بلکہ ان میں اللہ تعالیٰ کی مشیت کام کر رہی ہے۔

آج سے پچاس برس پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سب آنے والی مصائب کی اطلاع خدا تعالیٰ سے علم پا کر دنیا کو دی تھی۔ اور فرمایا تھا کہ وہ بلائیں اس وقت تک دنیا پر پے در پے آتی رہینگی۔ جب تک کہ دنیا راستی پر آ نہیں جاتی۔ یہ بلائیں زلازل کی صورت میں ہوں۔ یا بیماری یا قحط یا جنگ یا کسی اور صورت میں نازل ہوتی ہی رہینگی تاوقتیکہ لوگ اللہ تعالیٰ کے اس فرستادہ کو پہچان نہ لیں۔ ان سب مصائب کے باوجود ابھی تک بیشتر حصہ دنیا کا ایسا ہے۔ کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے اس بندے کو نہیں پہچانا جس کو کہ اس نے سب دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجا اور بجائے اس کے کہ وہ سوچیں کہ یہ بلائیں کیوں آرہی ہیں۔ وہ اپنی کوتاہ بینی سے یہ سمجھ رہے ہیں۔ کہ جرمنی کو اگر پوری طرح مٹا دیا جائے۔ تو پھر ہمیں جنگ کی مصیبت پیش نہ آئیگی۔ اس سے بڑھ کر بھلا اور کیا سادگی ہوگی۔ جرمنی تو ایک ذریعہ ہے۔ اس مصیبت کے نزول کا یہ ذریعہ بند ہو جائیگا۔ تو کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائیگا۔ اور وہ پہلے سے بھی زیادہ خطرناک ہوگا۔ کیونکہ اب ہر مصیبت جو آئیگی وہ پہلی سے زیادہ ہولناک ہوگی۔ یہ جنگ پہلی جنگ سے زیادہ تباہ کن ہے۔ اور اگلی جنگ ان دونوں سے زیادہ تباہ کن ہوگی۔ دنیاوی قانون کے لحاظ سے بھی مجرم کے لئے پہلی سزا سے دوسری سزا زیادہ ہوتی ہے۔ دوسری سے تیسری زیادہ۔ پس جرمنی خواہ برباد ہو جائے۔ خواہ اس کا کچھ نہ رہے۔ اور وہ صفحۂ ہستی سے مٹ جائے جنگیں ختم نہ ہونگی۔ جبتک کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی آواز کو سننے کے لئے اور اس کے فرستادہ کو قبول کرنے کے لئے طیار نہ ہونگے۔ جرمنی کو تباہ کر دینا بجائے مفید ہونے کے نقصان رساں ہے۔ اس کے ساتھ وہی سلوک کرنا چاہئے جس سے کہ اس کے دل میں شکر کا مادہ پیدا ہو۔ کاش عیسائی قومیں حضرت مسیحؑ کی تعلیم پر عمل کریں۔ اور جرمنی کو ہمیشہ کے لئے اپنا گرویدہ بنالیں۔

ہندوستان پر اس لڑائی کا براہ راست کوئی ایسا اثر نہیں پڑا کہ کسی غیر قوم نے اس پر حملہ کیا ہو۔ اور حملہ کی وجہ سے عمارتوں اور جانوں پر تباہی آئی ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔ کہ اس نے اس ملک کو بچائے رکھا۔ مگر وہ دن دور نہیں کہ اگر انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فرستادہ کو نہ پہچانا تو ان کی بھی باری آجائے۔ اس ملک پر توحجت بھی اچھی طرح سے پوری ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ اب اس کی توحید پھر دنیا میں پھیلے جو کہ اس نے اسلام اور پھر احمدیت کے ذریعہ ظاہر کی۔ اگر تو ہم اسکی کشتی میں بیٹھ کر اسکی پناہ میں آجائینگے تو خیر۔ ورنہ ہمارا بھی وہی حال ہوگا جو یورپ کے ممالک کا ہوا۔ یورپ کے وہ نظارے جو کہ سخت سے سخت دل کو بھی ہلا دینے والے ہیں ابھی ہمارے سامنے ہیں۔ کاش کہ لوگ اس بات کو سوچیں۔ کہ آخر وجہ کیا ہے۔ کہ دنیا پر پے در پے عذاب آرہے ہیں۔ ابھی ایک مصیبت سے فراغت نہیں ملتی کہ دوسری سر پر آ کھڑی ہوتی ہے۔ یہ انوکھا معاملہ آخر دنیا سے کیوں ہو رہا ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ وہ اپنے فرستادہ کے ذریعہ پھر پہچانا جائے۔ اور پھر دنیا میں اسکی توحید قائم ہو۔ اور قرآن جو کہ آج سے تیرہ سو برس پہلے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ بھیجا گیا تھا۔ پھر دو

Digitized By Khilafat Library Rabwah

میری تبدیلی اور مسئلہ خلافت

مولوی محمد علی صاحب سے ۱۹۴۳ء میں خط و کتابت کا نتیجہ

(از جناب سید امجد علی صاحب سید منزل سیالکوٹ شہر)

مولوی محمد علی صاحب سے میں نے ۱۹۴۳ء میں جو خط و کتابت کی۔ اور جس کا ذکر گذشتہ مضمون میں کر چکا ہوں۔ اب مختصراً اس کا نتیجہ بیان کیا جاتا ہے۔

وہ کونسے امور ہیں۔ جن کی بناء پر جناب مولوی صاحب الگ پارٹی بنانا ضروری جانتے ہیں۔ یہاں تک کہ نمازیں بھی الگ ہوں۔

۱- یہ اختلاف کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی تھے یا مجدد۔

۲- اختلاف متعلق مسئلہ تکفیر۔

۳- نظام کی تشکیل میں اختلاف۔

۴- خلیفہ کی ذات کے متعلق اعتراضات۔

امور ۱، ۲، ۴ کے متعلق میں اپنے پہلے مضامین میں روشنی ڈال چکا ہوں۔ نمبر ۳ میرے اس مضمون کے موضوع کا حصہ ہے۔ اگر اشاعت اسلام لاہور کے ان امور چہارگانہ کو بالکل درست بھی مان لیا جائے۔ اور کلام کو مختصر کرنے کے لئے بطریق تنزل ہر اس چیز کو صحیح فرض کر لیا جائے۔ جو وہ جماعت احمدیہ مرکزیہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ تو مندرجہ ذیل سوال پیدا ہوں گے۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ظلی بروزی۔ مجازی۔ غیر تشریعی۔ امتی نبوت کی پوزیشن کو تسلیم کرتے ہوئے اگر کثرت رائے سے منتخب شدہ امیر آپ کے متعلق تنہا لفظ نبی کا استعمال جائز قرار دے۔ تو کیا اس کے خلاف خروج ہو سکتا ہے؟

(۲) چونکہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے علماء کے نزدیک بقول حضرت مسیح موعود علیہ السلام غیر احمدی کفر دون الکفر کے مرتکب ہیں۔ اس لئے سوال کی شکل یوں ہوگی۔ کہ اگر کفر دون الکفر کے مرتکب کافر کی نسبت کوئی یہ کہے۔ کہ وہ اسے کافر جانتا ہے۔ مگر ساتھ ہی کلمہ گو کی تکفیر یعنی کافر کہنے سے منع بھی کرتا ہو۔ اور لا تکفروا اھل قبلتکم پر عامل ہونے کے لئے کلمہ گو اور اہل قبلہ خواہ کسی خیال کے ہوں۔ سب کو مسلمان (قوم متحدہ) قرار دیکر سب کو اور اپنے آپ کو اس قومیت متحدہ کا جزو بھی سمجھتا ہو۔ تو کیا اس کے خلاف خروج جائز ہے۔

(۴) اگر مسلمانوں کے کسی امیر کی ذات میں عیوب کہے جاتے ہوں۔ اور کوئی کبیرہ بھی اسکی طرف منسوب کیا جاتا ہو۔ تو کیا اس کے خلاف خروج جائز ہے

(۳) اگر امیر تشکیل نظام میں تبدیلی کر دے۔ مثلاً جیسا کہ خلفاء بنو امیہ و بنو عباس نے خلافت راشدہ کے طریق کے خلاف امارت کو ملوکیت کی شکل دیدی۔ تو کیا اس امیر کے خلاف خروج جائز ہے۔ اور کیا ائمہ اطہار نے ان کے خلاف حکومت بنانے کے لئے خروج کیا۔

ان تمام امور کا آخری جواب خاموشی تھا۔ امور ۱، ۲ کے متعلق میں پہلے مضامین میں کافی روشنی ڈال چکا ہوں۔ ۴ کے متعلق الزام لگانے والوں اور تشہیر کرنے والوں کے متعلق بھی گذارش کر چکا ہوں۔ نمبر ۳ کے متعلق میں نے جناب مولانا کی خدمت میں گذارش کی۔ کہ امیر کی اطاعت کے متعلق قرآن کریم۔ احادیث اور طریق خلافت راشدہ سے یہی عمل درست معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسلمانوں کا ہر امر مشورہ سے طے ہونا چاہیئے۔ مگر مشورہ کے بعد فیصلہ امیر کا ناطق ہونا چاہیئے۔

چنانچہ مسلمانوں میں سب سے پہلا معاملہ بعد وصال نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لشکر اسامہ کو روک لینے کا تھا۔ جس میں حضرت ابوبکرؓ نے تمام صحابہ کبار کی رائے کو رد کر دیا اور لشکر کو نہ روکا۔ دوسرا معاملہ وصولی زکوٰۃ میں نرمی برتنے کا تھا۔ جس کو حضرت ابوبکرؓ نے سختی سے رد کر دیا۔ اور ہر معاملہ میں یہی صورت نظر آتی ہے۔ یہاں تک کہ حضرت عثمانؓ نے شہادت قبول کی۔ لیکن باوجود حضرت علیؓ اور دیگر صحابہؓ کے مشورہ کے خلافت سے دست برداری سے انکار کر دیا۔ اور حضرت علیؓ نے صرف ان کے فیصلہ کی اطاعت میں پھر آپ کے گھر پر پہرہ لگا کر حتی المقدور حفاظت کی کوشش کی۔

حضرت امام حسین نے یزید کے خلاف ہرگز دوسری خلافت قائم کرنے کے لئے تیاری نہیں کی۔ بلکہ حر کا لشکر جب ان کا راستہ روکنے کے لئے آگیا۔ تو آپ کی جو گفتگو حر کے ساتھ ہوئی۔ اس میں انہوں نے صاف فرمایا۔ کہ میں کبھی حکومت وقت کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں کہوں گا۔ میں نے جو کچھ کہنا ہے۔ یزید کو رو در رو جا کر کہنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ اسی شرط پر حر نے زیاد کے حکم کے خلاف ان کی کربلا تک آنے میں کوئی مزاحمت نہ کی۔ جو زیاد کی حر پر خفگی کا باعث بھی ہوئی۔ مگر حر نے یہی کہا۔ کہ ان حالات میں حضرت امام حسینؓ سے قتال کی اسے کوئی وجہ شرعی نظر نہ آتی تھی۔ پھر کربلا کی تقریر وضاحت سے ظاہر کر رہی ہے۔ کہ آپ سیاسیات سے الگ ہو کر گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرنا چاہتے تھے۔ آخر یہ بزدلی کے سبب تو نہ تھا۔ اصول کے ماتحت تھا۔ پس نظام میں غلطی کرنا بھی الگ حکومت بنانے کی اجازت نہیں دیتا۔ نہ خلفائے بنو امیہ و عباسیہ کی غلطیوں کے باعث ائمہ کبار نے بالمقابل حکومتیں قائم کرنے کا کبھی ارادہ کیا۔ ہاں دوسرے لوگوں نے ان حکومتوں کے تختے ضرور مشیت الہٰی کے ماتحت الٹ دیئے۔ ایسے حالات میں ہم یہی دیکھتے ہیں۔ کہ امیر کو مشورہ یا نصیحت صحیح پہنچانی چاہیئے۔ خواہ اس کے بدلہ میں امیر ظلم سے کام لے۔ قتل کرے۔ درے لگائے۔ اموال ضبط کرے۔ حق کہنے سے نہیں رکنا چاہیئے۔ مگر اس ظلم کے بدلے میں بھی اس کے خلاف تمہیں سر اٹھانے کی اجازت نہیں۔ پس نظام سے خروج امیر کی غلطی کے باعث بھی نہیں ہو سکتا۔ نہ مخالف جماعتیں قائم کی جا سکتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جس فرمان یا قول کو بطور وصیت پیش کیا گیا۔ اسکی نوعیت کو کم کرنے والے کسی پہلو پر غور کرنے سے مشیت نے جتنک چاہا۔ روکے رکھا۔ لیکن جب جناب مولوی صاحب کے تقسیم جماعت کے مسئلہ پر غور کرنے کے فرمان نے توجہ دلادی۔ تو جو چیز نظر آئی۔ اس میں اس حقیقت کا انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی الفاظ "میری تو یہی رائے ہے"۔ اس تمام تحریر کو وصیت کے درجہ پر نہیں رہنے دیتے۔ کیونکہ رائے وصیت نہیں بن سکتی۔ اور اسکو وصیت کے ساتھ شائع کر دینے سے وہ وصیت نہیں بن جاتی۔ بلکہ اس سے ایک غلط فہمی اسے وصیت سمجھنے کی پیدا ہوتی ہے۔ اور خاصکر جب اس امر کو دیکھا جائے۔ کہ اس تحریر کی نوعیت مختص الامر تھی۔ جس میں زیر بحث ایک باقاعدہ فیصلہ شدہ امر کے خلاف کسی فرد واحد کا عمل کرنا تھا۔ نہ کہ امیر اور شوریٰ کے اختیارات زیر بحث تھے۔ تو اسکی نوعیت اور بھی بدل جاتی ہے۔ کیونکہ یہ ایک مسلمہ اصول ہے۔ کہ کوئی حکم کسی امر کے متعلق اسی وقت حجت ہو سکتا ہے۔ جب وہ اسی امر کی نوعیت کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ اور کسی دوسری نوعیت پر جو زیر غور نہ ہو۔ حجت نہیں ہو سکتا۔ پھر اس کے ساتھ صاحب امر کی اطاعت کے جو احکام قرآن کریم اور احادیث میں ہیں۔ ان کو جمع کیا جائے۔ تو نتیجہ یہی نکلتا ہے۔ کہ امیر کی اطاعت لازم ہے۔ ہاں جب معصیت اللہ اور معصیت الرسول لازم آتی ہو۔ تو امیر کی اطاعت وہاں ختم ہو جاتی ہے۔ اس حکم کو ماننے سے انکار کر دینا لازم آتا ہے۔ لیکن اس انکار میں جان جائے۔ تو جائے۔ مال جائے تو جائے پھر بھی امیر کے خلاف دوسری جماعت بنا کر تفریق بین المؤمنین کی صورت پیدا کرنے کی اجازت نہیں۔ یعنی الگ جماعت نہیں بنائی جا سکتی۔

اب میں فرمان رسول میں سے صرف ایک صحیح متفق علیہ فرمان پیش کرتا ہوں۔ جس سے یہ سوال حل ہو جاتا ہے۔ جو ہمیشہ لاہور سے پیش کیا جاتا ہے۔ کہ اگر غیر احمدی احمدی کی تکفیر کے باعث کافر ہوتا ہے۔ تو احمدی غیر احمدی کی تکفیر سے کافر کیوں نہیں ہوتا۔ اول تو اس تکفیر میں بھی فرق ہے۔ غیر احمدی احمدی کے متعلق فتویٰ تکفیر کو جائز قرار دیتا ہے۔ احمدی غیر احمدی میں کفر کی حقیقت بتانے کے باوجود فتوے تکفیر کا مرتکب نہیں ہوتا۔ اور میں نہیں سمجھتا۔ کہ اس میں اور اس کیفیت میں کتنا فرق ہے۔ جس کو لاہور سے کفر دون الکفر کا مرتکب کافر کے الفاظ سے یاد کیا جاتا ہے سوائے اس کے کہ ایک طرف نمازوں وغیرہ میں ملنے کی رغبت ہے۔ اور دوسری طرف علیحدگی کی۔ اور علیحدگی کی وضاحت حسب ذیل فرمان رسول کرتا ہے۔

عن حذیفۃ قال کان الناس یسئلون رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن الخیر وکنت اسئلہ عن الشر مخافۃ ان یدرکنی

قال قلت یارسول اللہ انا کنا فی جاھلیة و شر فجاء نا اللہ بھذا الخیر فھل بعد ھذا الخیر من شر قال نعم قلت فھل بعد ذالک الشر من خیر قال نعم وفیہ دخن قلت وما دخنہ قال قوم یستنون بغیر سنتی ویھدون بغیر ھدیی تعرف منھم وتنکر قلت فھل بعد ذالک الخیر من شر قال نعم دعاة علیٰ ابواب جھنم من اجابھم الیھا۔ قذفوہ فیھا قلت یارسول اللہ صفھم لنا قال ھم من جلدتنا ویتکلمون بالسنتنا قلت فما تامرنی ان ادرکنی ذالک قال تلزم جماعة المسلمین وامامھم قلت فان لم یکن لھم جماعة و لا امام قال فاعتزل تلک الفرق کلھا ولو ان تعض باصل شجرة حتیٰ یدرکک الموت انت علیٰ ذالک متفق علیہ وفی روایة المسلم قال یکون بعدی ایمة لا یھتدون بھدای ولا یستنون بسنتی و سیقوم فیھم رجال قلوبھم قلوب الشیاطین فی جثمان انس قال حذیفة قلت کیف اصنع یارسول اللہ ان ادرکت ذالک قال تسمع وتطیع الامیر وان ضرب ظھرک واخذ مالک فاسمع واطع۔

ترجمہ:۔ حذیفہ سے روایت ہے۔ کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بھلائیوں کے متعلق دریافت کیا کرتے تھے۔ اور میں برائیوں (شر) کے متعلق دریافت کرتا تھا۔ اس ڈر سے کہ شاید مجھے شر پکڑ لے۔ میں نے کہا یارسول اللہ ہم جاہلیت اور شر میں تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ خیر دیا۔ (یعنی اسلام اور زمانہ نبوی) پس کیا اس خیر کے بعد پھر کوئی شر ہوگا۔ فرمایا ہاں۔ میں نے کہا۔ کیا اس شر کے بعد پھر خیر ہوگا۔ فرمایا ہاں۔ اسی میں کھوٹ (ملاوٹ) ہوگا۔ میں نے پوچھا۔ وہ ملاوٹ کیا ہوگی۔ فرمایا ایک قوم ہوگی۔ جو میری سنت کے خلاف عمل کریگی۔ اور میری ہدایت کے خلاف ہدایت کرے گی۔ تو ان میں بھلائی بھی پائے گا۔ اور برائی بھی میں نے عرض کیا۔ کہ اس خیر کے بعد کیا پھر شر ہوگا۔ فرمایا ہاں پکارنے والے جہنم کے دروازوں پر ہوں گے۔ جو کوئی ان کی آواز پر ادھر جائیگا۔ وہ اس کو اس کے اندر ڈال دینگے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ان کی صفات ہمیں بتا دیجیئے۔ فرمایا وہ ہمارے ہی لوگوں میں سے ہوں گے۔ ہماری ہی زبان کے ذریعہ کلام کرینگے۔ میں نے عرض کیا۔ پس آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں۔ کہ اگر یہ وقت مجھ پر آجائے۔ (تو میں کیا کروں) فرمایا مسلمین کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ لگا رہ۔ میں نے عرض کیا۔ کہ اگر ان (مسلمین) کی نہ کوئی جماعت رہے۔ اور نہ امام رہے۔ آپ نے فرمایا۔ تو پھر تو ان تمام گروہوں کو چھوڑ دینا (یعنی ان سے علیحدگی اختیار کر لینا) اگرچہ تو اصل درخت سے ہی کٹ جائے۔ یہاں تک کہ اسی حالت پر تجھے موت آجائے۔ متفق علیہ۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے۔ کہ فرمایا۔ میرے بعد (مسلمانوں کے) امام ایسے ہوں گے۔ جو میری ہدایت پر لوگوں کو نہیں چلائینگے۔ نہ میری سنت کے مطابق عمل کرینگے۔ اور ان میں ایسے آدمی (سردار لشکر) کھڑے ہو جائینگے۔ کہ ان کے دل انسانی جسموں میں شیطانی ہونگے۔ حذیفہ رضؓ کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ۔ اگر یہ وقت مجھ پر آجائے۔ تو میں کیا کروں۔ فرمایا امیر کا حکم سن اور اسکی تعمیل کر۔ خواہ تیری پیٹھ پر (درے) مارے جائیں۔ اور تیرا مال ضبط کر لیا جائے۔ پس تو حکم سن اور اطاعت کر۔ اس سے مندرجہ ذیل نتائج پیدا ہوتے ہیں۔

(۱) جماعت میں تفرقہ کسی حالت میں پیدا نہیں کیا جا سکتا۔ (۲) امیر کی اطاعت ہر حال میں لازم ہے۔ (سوائے معصیت اللہ اور معصیت الرسول کے)

اس حدیث میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کوئی امر مشتبہ نہیں چھوڑا۔ جب مشیت الٰہی کے ماتحت وہ وقت آگیا۔ کہ مسلمین لا جماعت و لا امیر کے مصداق ہو گئے۔ تو ہمارے لئے ان سے کلی طور پر کٹ جانا فرض ہو گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ایسے وقت میں خود مسیح موعودؑ کے وجود میں امام کھڑا کر دیا۔ جس نے جماعت بنائی۔ اور اسکی وضاحت مسیح موعودؑ کی زبان سے کرا دی۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ کہ جب مسیح موعود آئیگا۔ تو تم کو تمام مسلمان فرقوں کو کلی طور پر ترک کرنا پڑیگا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت بنا دی۔ اسی میں خلافت کا سلسلہ بھی قائم کر دیا۔ اب جبتک جماعت اور امام کا وجود موجود رہے گا۔ اس کے ساتھ وابستگی کے لئے ہمیں اسی اصول پر چلنا پڑیگا۔ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس قدر وضاحت سے قائم کر دیا ہے۔ کسی بھی عذر پر اس جماعت میں تفرقہ پیدا کر کے الگ جماعت نہیں بنائی جا سکتی۔ باقی تمام مسلمین کو بکلی ترک کر کے اس درخت سے کٹ جانا پڑیگا۔ ہاں تعالوا الیٰ کلمة سواء بیننا وبینکم کا اصول سب پر غالب رہے گا۔ دنیاوی نظام کو چلانے کے لئے امور مشترک میں تعاون ضروری ہے۔ اور تمام فرقہ ہائے مسلمین میں امر مشترک قرآن کریم کی اتباع ہے۔ اسی لئے واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرقوا کے ماتحت قرآن کریم کی حکومت کو تسلیم کرنے کے دعوے دار سب گروہ ایک قوم ہیں۔ ان میں تفرقہ نہیں ڈالنا چاہیئے۔ قومیت کے رنگ میں سب کا باہمی تعاون لازمی ہے۔ لیکن ان کے لاجماعت اور لا امام ہونے کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے امام وجماعت کو قائم کیا۔ تو امام وجماعت کے مقام کے حقدار اب اسی سلسلہ کے نظام والے ہیں۔ جو خدا نے قائم کیا۔ اور اس سے علیحدہ ہو کر تفرقہ پیدا کر کے نئے فرقے بنانے کی نیپا در کھنا ناجائز ہے۔

تاجر کمیٹی اور احمدی تاجر

قریباً نو ماہ قبل حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے "تاجر کمیٹی" کے قیام کا اعلان فرمایا تھا۔ اور اُس کے معاً بعد سیکرٹری تجارت بھی مقرر فرما دیا۔ جس نے احمدی تاجران کو منظم کرنے کی باقاعدہ کوشش شروع کر دی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کمیٹی کے ابتدائی اخراجات کا اندازہ دس ہزار روپیہ لگایا تھا۔ اور اس چندہ کا بوجھ زیادہ تر بلکہ پورے کا پورا سلسلہ کے تاجروں پر ڈالا گیا۔ مگر اس بات کا اظہار کرتے ہوئے تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ کہ حضور کے اس ارشاد پر تاجروں نے اُس طرح عمل نہیں کیا۔ جس طرح کہ جماعت اپنے دوسرے چندوں کے متعلق کرتی ہے معلوم ہوتا ہے۔ کہ صرف سستی کی وجہ سے اس پر عمل نہیں کیا گیا۔ مگر یہ وہ زمانہ نہیں۔ جس میں سستیوں اور غفلتوں سے کام لیا جائے حضور اپنے خطبات میں متواتر اس بات کا اعلان فرما رہے ہیں۔ کہ اب جماعت کا ہر فرد خواب غفلت سے جاگے۔ ہر طبقہ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرے اور جماعت کا ہر حصہ اپنی کوتاہیوں کو دور کرے۔ وگرنہ اس کے نتائج کے متعلق بھی حضور نے نہایت انذاری پہلوؤں کی خبر دی ہے۔ پس اُس وقت کو اپنے آپ سے دور رکھیں۔ جبکہ ہم خدا تعالیٰ کی کسی گرفت میں آئیں اور ہمیں امتحان میں ڈالا جائے۔

انگریز قوم آج اپنی تجارت کی وجہ سے ساری دنیا پر حکمران ہے۔ اس قوم کے لئے یہ فقرہ کس قدر قابل ناز ہے کہ "سلطنت برطانیہ پر کسی وقت بھی سورج غروب نہیں ہوتا"۔ انگریزوں کو دنیا بنیئے کہہ کر پکارتی ہے لیکن کیا یہ حقیقت نہیں کہ آج امریکہ دنیا کا متمول ترین ملک ہے۔ جس کی اہم ترین وجہ یہی ہے کہ یہ ملک صنعتی اور تجارتی ملک ہے۔ اور مزید یہ کہ اس جنگِ یورپ کی فتح کا کثیر حصہ امریکن قوم کا مرہون منت ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ یہ ملک اپنی تجارت کی وجہ سے ایک متمول ملک ہے۔ اور اپنی دولت اور سامان کے ذریعہ اس جنگ میں اس قوم نے نمایاں حصہ لیا۔

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی تجارت کو ایک نہایت معزز پیشہ قرار دیا ہے اور آپ کا اسوہ حسنہ موجود ہے۔ جبکہ آپؐ حضرت خدیجہ رضؓ کا مال لے جا کر شام کے علاقوں میں فروخت کیا کرتے تھے۔

پس ہماری ترقی میں قومی تجارت کا ایک اہم حصہ ہوگا۔ اور چاہیئے۔ کہ قومی تجارت زیادہ سے زیادہ مضبوط ہو۔ اور ہمارے تجارتی ادارے ایک مضبوط چٹان پر قائم ہوں۔ اسی لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ دفتر قائم کیا ہے۔ جس کا مقصدِ اولیٰ احمدیہ تجارت کو فروغ دینا اور احمدی تاجروں کی زیادہ سے زیادہ امداد کرنا ہے۔

احمدی تاجروں کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ اس دفتر کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعاون کریں۔ اس وقت تعاون کی یہ صورت ہے کہ تمام احمدی تاجران اس "تاجر کمیٹی" کے ممبر بنیں جو کہ حضرت اقدس نے بنائی ہے۔ اور ہر تاجر ہمیں یہ لکھ بھیجے کہ وہ کس قسم کی تجارت کرتا ہے۔ کیا وہ بیرون ہند سے مال منگواتا یا بھیجتا ہے۔ تھوک فروش ہے یا خوردہ فروش۔ اور دیگر متعلقہ امور جو وہ مناسب سمجھے لکھے۔ اور اپنے ممبر بننے کی رضامندی ظاہر کرے۔ فی الحال

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نتیجہ امتحان فقہ احمدیہ معہ فتاویٰ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام سال رواں کا دوسرا امتحان مورخہ ۲۸ احسان (جون) منعقد ہوا تھا۔ کل ۱۵۰ امیدواران شریک ہوئیں۔ جن میں سے ۱۲۷ کامیاب ہوئیں۔ محترمہ عابدہ خاتون صاحبہ بنت چودھری ابوالہاشم صاحب اوّل رہیں۔ جنہوں نے $\frac{99}{100}$ نمبر حاصل کئے۔ اور محترمہ امۃ الحفیظ بیگم اہلیہ مولوی خورشید احمد صاحب $\frac{97}{100}$ نمبر حاصل کرکے دوئم رہیں۔ لجنہ اماء اللہ اول و دوم رہنے والی بہنوں اور دیگر کامیابی حاصل کرنے والی بہنوں کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو آئندہ ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔ خاکسار عزیزہ رضیہ سکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

محلہ دارالانوار:۔ عابدہ ۹۹ سیدہ بشریٰ ۹۳ عطیہ درد ۳۸ ناصرہ ۸۱ عطیہ ۳۹ آمنہ بیگم ۹۴ رضیہ ۷۳ زکیہ ۳۵ صالحہ درد ۹۷ محلہ دارالرحمت آمنہ بیگم بنت ماسٹر ولی محمد صاحب ۳۴ رشیدہ اہلیہ محمد حنیف ۵۸ سلیمہ ۸۳ سلطانہ بیگم ۳۷ رشیدہ بنت محمد صدیق صاحب ۳۸ مسعودہ خانم ۶۴ رشیدہ بیگم شکیلہ ۳۳۔ محلہ دارالعلوم امۃ اللہ بیگم اہلیہ مولوی خورشید ۹۷ امۃ الرحمٰن ۵۲ مسعودہ بیگم ۵۷ محمودہ ثروت ۹۳ فردوس بیگم ۳۴ امۃ الحفیظ ۵۵۔ فہمیدہ بیگم ۹۶ دارالفتوح کلثوم محمودہ ۷۱۔ بشریٰ شمس ۶۱۔ امۃ الحی مرغوب ۳۶ + دارالشکر امۃ اللہ اہلیہ فتح محمد شرما ۴۴ امۃ العزیز بیگم ۷۱ مسجد فضل امۃ الوحید ۱۵ سیدہ امۃ الرشید طاہرہ ۵۰ گلزار بیگم ۳۳ صدیقہ اقبال ۹۴ رشیدہ ۳۳ مسجد اقصیٰ و مبارک رشیدہ قریشی ۳۳ جمیلہ عرفانی ۳۴ محمدہ بیگم ۳۴ نورجہاں ۴۳ دارالفضل امۃ اللطیف ۴۳ زینب زہرہ ۳۳ حمیدہ اہلیہ ملک عبدالرحیم ۳۳ صالحہ فاطمہ ۴۱۔ نسیمہ بیگم دہلوی ۳۳ امۃ العزیز اہلیہ بابو عبدالرؤف ۳۷ حمیدہ بنت چودھری خدابخش ۶۳ امۃ الحفیظ بنت نصراللہ خان ۳۷ امۃ النصیر ۸۴ آمنہ اہلیہ مولوی منور ۵۴ منور سلطانہ ۶۱ دارالبرکات غلام فاطمہ ۹۴ سعیدہ حامدہ ۶۲ صفیہ صدیقہ ۵۴ عطیہ بیگم اہلیہ محمد عیسیٰ ۴۴ امۃ المجید ۷۸ مبارکہ ۳۳ سعیدہ ہمشیرہ غلام دستگیر ۴۱ نصرت گرلز سکول رشیدہ نور ۶۷ غضنفرہ۔ امۃ الحی ۶۴ امۃ الکریم ۷۹ مقصودہ ۷۴ ناصرہ درجہ اعلیٰ ۴۲ عائشہ ششم ۴۲ نسیمہ ششم ۳۳ بھاگلپور سلیمہ بیگم ۶۳ جمیلہ خانم ۴۰ عزیزہ خانم ۶۷ بریلی ناصرہ خاتون ۸۶ لکھنؤ فاطمہ خیرالدین ۸۸ حیدرآباد سندھ ممتاز بیگم ۳۶۔ امۃ الحمید خانم ۵۲ فضل عزیز ۵۱۔ والدہ مبر نور احمد خان ۳۳ شملہ حفیظہ بیگم ۵۸ سنجیدہ اسمٰعیل ۵۱ سعیدہ بیگم ۶۰ محمودہ بیگم ۸۶ چک $\frac{78}{ج ب}$ ضلع سرگودھا ناصرہ بیگم ۶۴ خورشید بیگم ۶۶ حیدرآباد دکن رول نمبر ۱۔ ۳۵ رول نمبر ۲۔ ۶۴ رول نمبر ۴۔ ۹۴ رول نمبر ۵۔ ۸۴ رول نمبر ۶۔ ۵۴ رول ۷۔ ۵۷ رول ۸۔ ۵۲ رول ۱۰۔ ۳۸ رول ۱۱۔ ۴۴ جالندھر شہر مقبول خانم ۸۴ معروف صاحبہ ۳۴ زہرۃ النساء ۵۵ سعیدہ خالدہ ۵۸ اہلیہ چودھری دوست محمد خان ۷۴ حمیدہ اختر ۷۴ کراچی رشیدہ بی بی ۳۶ سعیدہ وزیر ۵۷۔ نسیم انور ۶۰ ناصرہ بیگم ۷۳ زینب بیگم ۵۸۔ امۃ اللہ بیگم ۳۸۔ امۃ الحبیب ۳۳ اجنالہ ضلع امرتسر حسن آرا ابٹ ۷۵ سکندرآباد دکن ناصرہ الہ دین ۷۴ عائشہ یوسف الہ دین ۶۸ مسز علی محمد الہ دین ۵۰ مسز فاضل الہ دین ۴۲ ٹپی اہلیہ مرزا مبارک احمد ۷۴ سیالکوٹ چھاؤنی سلطان حیدی ۹۸ خورشید بیگم ۵۰ ٹوبہ ٹیک سنگھ امۃ الحمید ۷۶ امۃ اللطیف ۵۶ جگا نبگیال ضلع راولپنڈی فہمیدہ بیگم اہلیہ ناصر مشتاق احمد ۷۲ چک نمبر $\frac{150}{10R}$ ضلع ملتان سعیدہ بیگم ۷۷ کپورتھلہ امۃ القیوم ۵۸ ملتان امۃ اللہ بیگم ۸۴ حمیدہ بیگم ۴۱ مدراس زینب حسن ۵۴ گولکی گجرات حمیدہ بیگم ۶۰ ناصرہ طاہرہ ۸۳ چاہ شیخو ضلع ملتان فضل بیگم ۳۵ گوکھووال چک $\frac{121}{ج ب}$ خورشید بیگم ۵۰ امۃ الحفیظ ۳۳ صفیہ بیگم شاکرہ ۳۴ کلثوم بیگم ۳۵ رضیہ بیگم ۷۴ شورکوٹ ضلع جھنگ عائشہ صدیقہ ۴۴ میاں چنوں ضلع ملتان مسز لطیف الرحمٰن ۹۵ مانگا چانگریاں رضیہ بیگم ۵۴ ایک پرچہ جس پر امۃ الحفیظ نام لکھا ہوا ہے اور کسی شہر وغیرہ کا نام درج نہیں ۶۳

جنگ میں افسر بھرتی ہونے والے دوستوں کے پتے مطلوب ہیں

جو احمدی نوجوان موجودہ جنگ کے دوران میں فوج میں لفٹیننٹ یا اس سے کسی اعلیٰ ارتبہ میں بھرتی ہوئے ہوں۔ ان کے موجودہ پتے نظارت بیت المال کو مطلوب ہیں۔ لہذا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ان نوجوانوں کے رشتہ داروں کا فرض ہے کہ ان کے موجودہ ایڈریسوں سے ناظر بیت المال کو جلد از جلد اطلاع دیں۔ اگر خود ان نوجوانوں کی نظر سے یا ان کے کسی دوست کی نظر سے یہ اعلان گزرے۔ تو مطلوبہ اطلاع جلد مہیا فرماویں (ناظر بیت المال)

ضرورت رشتہ:۔ ایک پرانے مخلص احمدی قریشی خاندان کی دو تعلیم یافتہ لڑکیوں کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے دونوں لڑکیاں امور خانہ داری سے بخوبی واقف تندرست اور اچھی شکل و صورت کی ہیں۔ ایک لڑکی بی اے بی ٹی ہے۔ اور دوسری انگریزی کی پانچویں جماعت تک پڑھی ہے۔ علاوہ دیگر ضروری صفات کے لڑکے کے تمدن کا شہری ہونا ضروری ہے قادیان میں رہائش رکھنے والے قریشی اور اردو بولنے والے علاقوں کے رشتوں کو ترجیح دی جائے گی۔

الف معرفت مینجر الفضل قادیان

عمر طبعی پانیکا طریقہ — **آمدنی میں اضافہ کا طریقہ**

آپ یقین کریں کہ ہمارے پاس ایسے مجرب نسخے موجود ہیں۔ جو خدا کے فضل و رحم کے ساتھ مایوس ترین مریضوں پر بھی کامیاب ثابت ہو چکے ہیں اسلئے اگر آپ ناگہانی موت سے بچنا اور عمر طبعی کو پانا چاہتے ہیں تو اپنی بیماری کے حالات مفصل لکھ کر ہمارے مجربات طلب کریں یا اگر اپنی آمدنی میں اضافہ چاہتے ہیں تو ہمارے دوا خانہ سے تیار شدہ مرکبات منگوا کر کسی مریض پر تجربہ کر دیکھیں۔ اور پوری تسلی کے بعد طے شدہ قیمت پر نقل نسخہ حاصل کرکے اخبارات و اشتہارات کے ذریعہ شہرت دیکر روپیہ کمائیں

اکسیر دنداں
ہزاروں بیماریوں کا منبع۔ منہ سے بدبو کا آنا مسوڑھوں کا کھول جانا خون وپیپ کا نکلنا۔ دانتوں کا ہلنا ہے جس سے ہزاروں انسان قبل از وقت کسی نہ کسی بیماری میں مبتلا ہو کر چل بسے ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت بحال رکھنا چاہتے ہیں تو آج ہی اکسیر دنداں طلب کریں قیمت ۱/۴/- علاوہ محصولڈاک۔

اکسیری گولیاں
ہر قسم کی اعصابی کمزوری کو دور کرکے طاقت کے ضائع ہونے کو روک دیتی ہیں۔ افسردگی کو مسرت سے بدل دیتی ہیں۔ بڑھاپے میں جوانی کا رنگ بھر دیتی ہیں۔ قیمت مکمل کورس پانچ روپے ۵/-/-

اکسیر البصر
پیدائشی نقص کے سوا آنکھوں کی ہر بیماری کے لئے مفید ہے اسکا متواتر استعمال بڑھاپے میں نظر کو قائم کرکے عینک سے بے نیاز کر دیتا ہے ۲/۸/- تولہ

روپ سنوار
چہرے کی چھائیاں۔ کیل۔ بدنما داغ چند دنوں میں دور ہو جاتے ہیں۔ رنگ گورا اور جلد ملائم ہو جاتی ہے سرداد چنبل پھوڑے پھنسی کے لئے اکسیر ہے فی شیشی ۲/-/-

نسوانی گولیاں
عورتوں کی مخصوص تکالیف کی زیادتی درد کمر۔ تھکان کمزوری اور بے قاعدگی کے لئے اکسیر ہیں۔ قیمت مکمل کورس ۳/-/-

ٹی۔ بی کیپور
سل۔ دق۔ پرانی کھانسی و لاغری اور پرانے بخار کے لئے اکسیر ہیں۔ قیمت ۵/-/- روپے پونڈ

ملنے کا پتہ
حمیدیہ فارمیسی قادیان

غور سے دیکھیے اگر آپ کے ایڈریس کی چٹ پر **سرخ نشان** ہے تو قیمت فوراً بھجوا دیں۔ اس نشان کا مطلب یہ ہے آپ کے نام ۳۱ جولائی کا پرچہ وی۔ پی ہوگا۔ (مینجر)

مولوی ثناء اللہ صاحب کیلئے اکیس (۲۱) ہزار روپیہ انعام

مولوی ثناء اللہ صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سب سے بڑے مخالف سمجھے جاتے ہیں۔ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے وفات نہیں پائی۔ بلکہ دو ہزار سال سے بجسم عنصری زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ وہی اپنے خاکی جسم کے ساتھ آسمان سے اتر آئیں گے۔ مہدی کا ظہور نہیں ہوا۔ جب وہ ظاہر ہوں گے تب تمام جہان کے غیر مسلمانوں کے ساتھ تلوار سے جہاد کریں گے۔ اور اسلام منوائیں گے۔ بانی سلسلہ احمدیہ نہ چودھویں صدی کے مجدد تھے نہ مسیح ہیں نہ مہدی۔ نہ امتی نبی۔ ان کے انکار سے کوئی کافر ہو سکتا ہے۔ نہ اسلام سے خارج۔ بلکہ وہی کافر اور اسلام سے خارج ہیں نعوذ باللہ۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو یہ چیلنج دیا گیا کہ وہ اپنے یہ عقائد مؤکد بعذاب حلف کے ساتھ ایک خاص پبلک جلسہ میں بیان کریں تو ہم ان کو اکیس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں۔ مگر بائیس سال کا عرصہ ہوتا ہے۔ وہ ٹالتے ہی رہتے ہیں۔ کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ ان کے عقائد سراسر غلط ہیں اس لئے جھوٹا حلف مؤکد بعذاب اٹھانا ان کے لئے موت ہے۔ اس لئے اکیس ہزار روپیہ انعام ملنے پر بھی وہ جرأت نہیں کرتے ——— اگر ان کے بجائے کوئی صاحب ان کو اس حلف کے لئے تیار کریں گے تو ہم ان کو دو ہزار روپیہ انعام دیں گے کئی لوگوں نے کوشش کی۔ مگر یہ جان بچاتے ہی رہتے ہیں۔ مگر کب تک؟ آخر ایک دن مرنا ہے۔ خدا کو جواب دینا ہے۔ کچھ تو اس کا خوف کرو۔

صداقت احمدیت کے متعلق ہم نے ایک لاکھ روپے کے انعامات کا ایک رسالہ اردو اور انگریزی زبان میں شائع کیا ہے۔ وہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت ارسال کر دیا جائے گا ———!

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

105

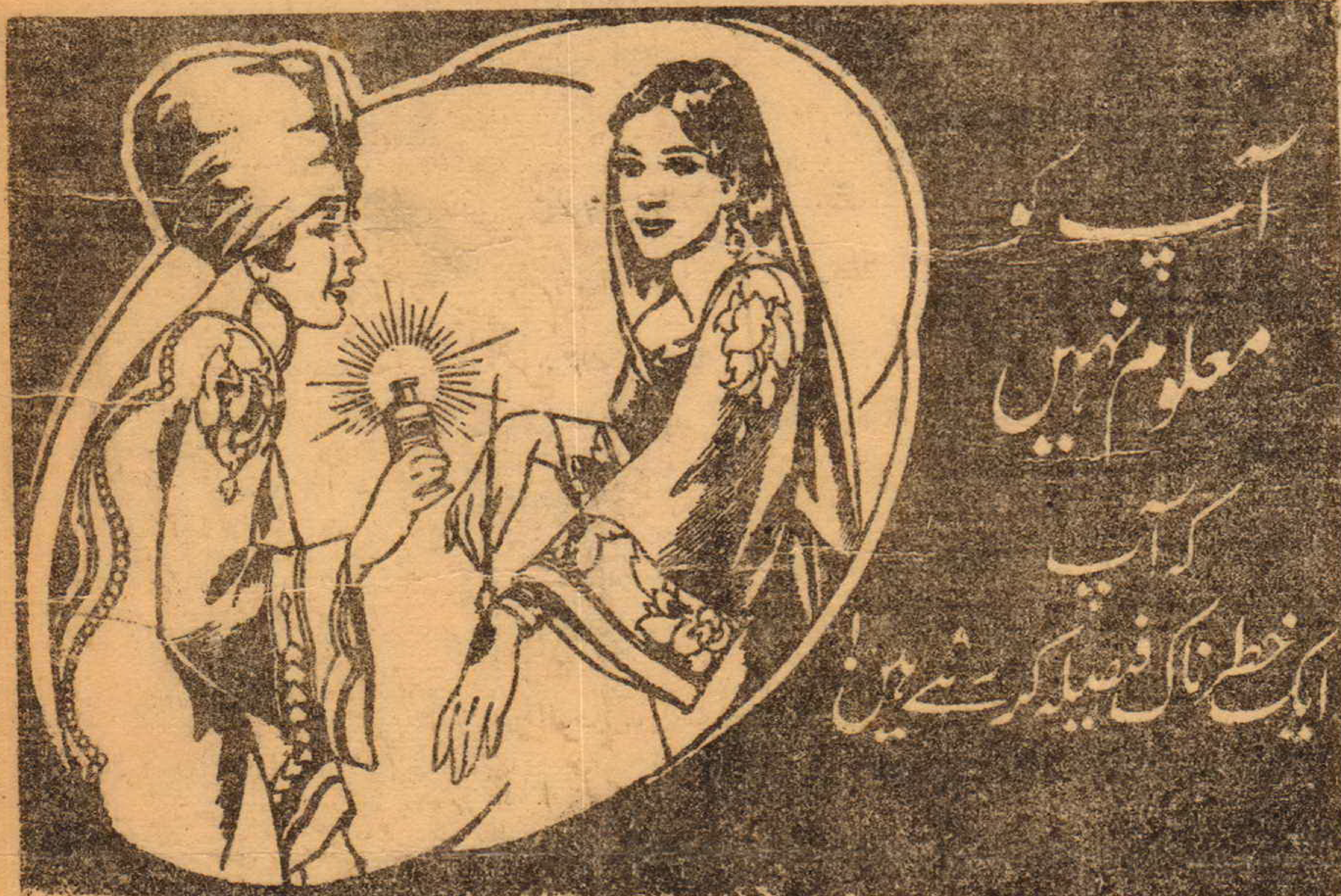

Digitized By Khilafat Library Rabwah

۱۹۰۴ء سے استعمال میں ہے

اگر آپ اپنے جلدی روگوں کے لئے ———

سرجنوں اور جراحوں کے نشتر میں شفا ڈھونڈتے ہیں

سرخ سپید زرد اور سبز مرہموں میں تسکین ڈھونڈتے ہیں

آپ کو لازم ہے

کہ اپنی اولین فرصت میں مقامی دوا فروش سے

دلروز طلب کریں

کیونکہ دلروز بغیر اپریشن ڈریسنگ اور نہانے کی ممانعت کے تمام جلدی امراض سے نجات دلاتی ہے

قیمت

۲؍ عہ۔ عہ۔ ۸؍

آنریبل ڈاکٹر سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے سی ایس آئی دلروز کے متعلق تحریر فرماتے ہیں

"میرے بائیں بازو کا پھوڑا جو میں نے آپ کو دکھایا تھا۔ مجھے پچھلے دو سال سے تکلیف دے رہا تھا میں نے اس پر کئی ایک دوائیں برتیں مگر سب بے فائدہ۔ میں بمسرت کہتا ہوں کہ دلروز کی دو چھوٹی شیشیوں نے اس کو بالکل اچھا کر دیا جس کے لئے میں آپ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔"

(ترجمہ انگریزی)

ہر مشہور دوا فروش سے ملتی ہے

... دلروز ولا فیروز پور روڈ لاہور (پنجاب)

خوش خبری ——— خوش خبری

رمضان شریف میں تلاوت قرآن کریم کا بہت بڑا ثواب ہے ہمارے ہاں آپ کی ضرورت کے مطابق مندرجہ ذیل حمائل اور قرآن مجید موجود ہیں منگوا کر فائدہ اٹھائیے

۱۔ **حمائل معریٰ** جیبی عکسی خوبصورت رنگین۔ مجلد ادنیٰ دو روپے بارہ آنہ۔ مجلد مرکو مجلد اعلیٰ تین روپے ۹؍ آنہ

۲۔ **حمائل مترجم** جیبی عکسی خوبصورت رنگین مترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب ساڑھے چار روپے

۳۔ **حمائل مترجم** حضرت حافظ روشن علی صاحب و حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مجلد معمولی پانچ روپے آٹھ آنہ۔ مجلد اعلیٰ ساڑھے چھ روپے۔ مجلد سپیشل اعلیٰ سات روپیے۔

۴۔ **قرآن معریٰ مجلد**۔ کتابت و طباعت اعلیٰ جیسے ہر بچہ۔ بوڑھا بڑی آسانی سے پڑھ سکتا ہے ہدیہ پونے پانچ روپے۔

اس کے علاوہ تجرید بخاری مترجم ——— مشکوٰۃ مترجم ——— بلوغ المرام مترجم تذکرۃ الاولیاء ——— کامل التعبیر۔ موعود اقوام عالم اور سلسلہ احمدیہ کی تمام کتب قابل فروخت ہیں

منیجر مکتبہ بشارات رحمانیہ قادیان

پتہ مطلوب ہے

ایک موصی مسمی عبد الغنی صاحب پسر بابو محمد بخش صاحب احمدی نے مورخہ ۲۳؍۱۲؍۴۲ کو زیر رسید ۲۱۸ دفتر ہذا میں ایک رقم مبلغ ۱۲؍ روپے حصہ آمد میں ادا کی تھی۔ مگر ان کا نمبر وصیت نہیں ملتا۔ مہربانی فرما کر اگر یہ اعلان اس شخص کی نظر سے یا جو احباب انہیں جانتے ہوں ان کی نظر سے گزرے تو ان سے ان کا نمبر وصیت معلوم کر کے دفتر ہذا کو جلد اطلاع دیں۔ تا رقم کا اندراج ہو سکے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا حفیظ اللہ خان ۱۵؍۷؍۴۵ کو قادیان سے صبح کی گاڑی سے کہیں چلا گیا ہے۔ اُسے دماغی تکلیف ہے۔ دوست اپنے اپنے ہاں اس کا خیال رکھیں اور خدام الاحمدیہ کے ذریعہ تلاش کرا کر قادیان محلہ دار الفضل پہنچا دیں۔ پانچ روپے انعام اور کرایہ آمد و رفت دیا جاوے گا۔ حلیہ حفیظ اللہ خان عمر ۲۶ سال۔ رنگ گندمی۔ جوان مضبوط۔ سر ننگا۔ جسم ننگا صرف چادر کمر میں بندھی ہوئی۔ اکہ پاؤں میں ٹوٹی ہوئی جوتی۔ بولتا کم اور کبھی زیادہ بولنے لگتا ہے

ڈاکٹر نعمت خان محلہ دار الفضل شرقی قادیان ضلع گورداسپور

ہمدرد نسواں

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا تجویز فرمودہ نسخہ

اٹھرا کے مریضوں کے لئے نہایت مجرب و مفید ہے

قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ۔ مکمل خوراک ۱۱ تولہ بارہ روپے ۱۲؍

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۷ جولائی - نئے انتخابات میں حکومت کی اپوزیشن پارٹی کے ۴۰۱ ممبر کامیاب ہوئے - یعنی لیبر پارٹی کو پہلے کی نسبت ۲۰۲ نشستیں زیادہ حاصل ہوئیں - کل ۲۰۳ سرکاری امیدوار کامیاب ہوئے - چرچل پارٹی کو پہلے کی نسبت ۱۷۱ کم نشستیں حاصل ہوئیں - لیبر پارٹی کی تاریخ میں یہ پہلی مرتبہ ہے کہ اسے تمام پارٹیوں پر قطعی اکثریت حاصل ہوئی ہے - برطانیہ نے اپنے لئے لیبر گورنمنٹ منتخب کی ہے - جس کے لیڈر مسٹر ایٹلی ہیں - مختلف پارٹیوں کے جو ممبر کامیاب ہوئے ان کی تعداد یہ ہے :- لیبر پارٹی ۳۷۵ - کنزرویٹو پارٹی (چرچل پارٹی) ۱۸۸ لبرل پارٹی ۱۰ - لبرل نیشنل پارٹی ۱۴ - انڈی پنڈنٹ پارٹی ۱۰ - انڈی پنڈنٹ لیبر پارٹی ۳ کامن ویلتھ پارٹی ۱ - کمیونسٹ پارٹی ۲ - لیبر پارٹی کے ممبروں کی تعداد دوسری تمام پارٹیوں کے ممبروں کی تعداد سے ۱۵۳ زیادہ ہے - دو نشستوں کا ضمنی انتخاب ہوگا - کیونکہ دو کامیاب امیدوار پولنگ کے بعد فوت ہو گئے - مسٹر ایمری وزیر ہند کے مخالف امیدوار کو ۶۴۳ ۵ زیادہ ووٹ حاصل ہوئے - مسٹر چرچل ۱۷ ہزار ووٹوں کی اکثریت سے کامیاب ہوئے - لیکن ان کا لڑکا اور داماد ناکام رہے - چرچل گورنمنٹ کے دنل وزرا بھی انتخابات میں کامیاب نہ ہو سکے -

لنڈن ۲۷ جولائی - کہا جاتا ہے نئے وزیر ہند لارڈ لسٹول ہونگے - آپ پہلے نائب وزیر ہند کے عہدہ پر رہ چکے ہیں - اگر کسی وجہ سے وہ وزیر ہند نہ بن سکے تو قرعہ سر سٹیفورڈ کرپس پر پڑے گا - تاہم اس معاملہ میں ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا - کیونکہ سر سٹیفورڈ کرپس وزیر ہند بننے پر مائل نہیں ہوں گے -

سری نگر ۲۷ جولائی مولانا ابوالکلام آزاد صدر کانگریس طیارہ کے ذریعہ کلکتہ سے روانہ ہو کر ۲۹ جولائی کو راولپنڈی پہنچیں گے اور معہ رفقاء اسی روز عازم کشمیر ہو جائیں گے -

نئی دہلی ۲۷ جولائی - یہاں کے سرکاری اور غیر سرکاری حلقوں میں لیبر پارٹی کی زبردست فتح پر حیرت کا اظہار کیا جا رہا ہے - سیاسی اور خصوصاً کانگرسی حلقوں میں یہ توقع کی جا رہی ہے کہ لیبر پارٹی ہندوستان کو بہتر پیشکش کرے گی - مسٹر بیون ارنسٹ نے انڈیا آفس کو بند کرنے کا اعلان کیا تھا -

لنڈن ۲۷ جولائی - ٹوکیو ریڈیو پر امریکہ کے تام یہ اعلان نشر کیا گیا ہے کہ اگر امریکہ جاپان کو غیر مشروط ہتھیار ڈالنے کا مطالبہ پیش کرنے کی بجائے زیادہ نرم رویہ اختیار کرے تو جاپان صلح کرنے پر آمادہ ہو جائے گا - اگر امریکہ اٹلانٹک چارٹر پر عمل کرنے کے لئے اپنی خلوص دلی کا اظہار کرے اور چارٹر میں سے انتقامی کارروائی کرنے کی کلاز خارج کر دے تو جاپانی قوم جنگ کو ختم کر دے گی -

ٹانڈلیانوالہ ۲۷ جولائی - گندم دڑہ ۸/۳/- گندم فارم ۸/۵/- گندم ۵۹۱ درجہ اول ۹/۲/- نخود ۷ روپے جو ۵/۸/- گھی ۱۴۷ روپے گڑ ۱۳ روپے -

دہلی ۲۷ جولائی جمعیتہ العلماء نے اگست کے پہلے ہفتہ میں دہلی میں قوم پرور مسلمانوں کی کانفرنس طلب کی ہے - بیان کیا جاتا ہے کہ اس کانفرنس کا مقصود قوم پرور مسلمانوں کا ایک مضبوط محاذ قائم اور مسلم لیگ کے اس دعوے کی عملی تردید کرنا ہے کہ وہ مسلمانان ہند کی واحد نمائندہ ہے

دہلی ۲۷ جولائی اس دعوے کو ثابت کرنے کے لئے کہ مسلم لیگ ہی مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے - دہلی پراونشل مسلم لیگ نے مسلم عوام سے تعمیری کام کے ذریعہ ربط پیدا کرنے کے لئے اپنی سکیم مرتب کی ہے -

لنڈن ۲۷ جولائی معلوم ہوا ہے - کہ جاپان پر فیصلہ کن حملہ کرنے کے لئے ہزاروں امریکن سپاہی مارسیلز بندرگاہ سے نکل کر جنگ کے میدان جنگ میں پہنچ رہے ہیں - یورپ کی تاریخ میں اس سے زیادہ وسیع پیمانہ پر کبھی فوجی نقل و حرکت نہیں ہوئی -

لنڈن ۲۷ جولائی - پارلیمنٹ کے کامیاب ممبر اگلی جمعرات کو حلف وفاداری اٹھائیں گے -

لنڈن - آج لنڈن کے سب اخبارات نے انتخاب کے متعلق اظہار رائے کرتے ہوئے لکھا ہے کہ کنزرویٹو پارٹی کی ہار سے جاپان کے خلاف برطانیہ کی جنگ کی پالیسی پر کوئی اثر نہ پڑے گا - ڈیلی ہیرلڈ نے لکھا ہے - کہ ۱۹۴۵ء میں برطانیہ نے انتخاب کا نہایت شاندار کارنامہ دکھایا ہے - جسے تاریخ میں سنہری لفظوں میں لکھا جائیگا - یہ بھی لکھا ہے کہ پبلک نے لیبر پارٹی کے حق میں اس لئے ووٹ دیئے ہیں کہ اس کو کنزرویٹو پارٹی پر اب بھروسہ نہ رہا تھا - ڈیلی ٹیلیگراف نے لکھا ہے - کہ موجودہ گورنمنٹ کے خلاف رائے دینے والوں نے یہ نہیں سوچا کہ نتیجہ کیا ہوگا - چونکہ پارٹی بازی کا زور تھا اور چھوٹے چھوٹے سوالات اٹھائے گئے تھے - اس لئے لوگوں نے مخالف اثرات سے مرعوب ہو کر کنزرویٹو کے خلاف ووٹ دیئے - ٹائمز لنڈن نے لکھا ہے - کہ نئی پارلیمنٹ کی وجہ سے برطانیہ کی جنگی پالیسی میں کوئی فرق نہ آئیگا -

لنڈن ۲۷ جولائی ۸ اگست کو بادشاہ سلامت نئی پارلیمنٹ میں تقریر کریں گے -

لنڈن ۲۷ جولائی - کل انتخاب کے بعد مسٹر ایٹلی نے ایک بیان میں کہا کہ ملک اور قوم کی خدمت کرنے کے لئے ہمارے سامنے نہایت اہم کام ہے - اس راہ میں بہت سی مشکلات بھی ہیں - اس وقت جاپان کا مسئلہ ہمارے سامنے ہے - ہم نے بہت جلد اس کو ختم کرنا ہے - دوسرے ملکوں اور قوموں کے ساتھ روابط و اتحاد کو اور بڑھانا بھی ہمارے مقاصد میں سے ہے اور ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ معیار زندگی کو نہایت بلند درجہ تک پہنچائیں - مسٹر چرچل نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ مجھے افسوس ہے میں جاپان کی جنگ کو ختم نہیں کر سکا - لیکن مجھے امید ہے کہ جنگ بہت جلد ختم ہو جائیگی -

کلکتہ - ۲۷ جولائی - مولانا ابوالکلام آزاد صدر آل انڈیا کانگرس نے دلی مبارکباد کا تار مسٹر ایٹلی کو بھیجا ہے -

لنڈن ۲۷ جولائی - بورنیو میں آسٹریلین فوجیں برابر آگے بڑھ رہی ہیں - بالک پاپن میں جاپانی فوجوں نے ایک سڑک کو بارود سے اڑا دینے کی سعی ناکام کی -

کانڈی ۲۷ جولائی - مانڈلے سے رنگون جانے والی سڑک کے ساتھ ساتھ دشمن کا زور بہت کم ہو چکا ہے - جاپانی اب پاس کی پہاڑیوں میں پناہ گزیں ہو رہے ہیں -

واشنگٹن ۲۷ جولائی جنرل میکارتھر کے جہازوں نے پہلی مرتبہ شمالی کیوشو میں بڑے زور کا حملہ کیا جس سے دشمن کے ۳۰ جہازوں کو زمین پر ہی ڈھیر کر دیا - اور بہت فائٹروں کو بھی تباہ کیا - ہمارا ایک جہاز واپس نہیں آیا -

پوٹسڈم ۲۷ جولائی - برطانیہ - امریکہ اور چین کی طرف سے جاپان کو صلح کی شرائط پیش کی گئیں - اور جاپانی عوام کو مشورہ دیا گیا کہ وہ اس صلح کی پیشکش کو قبول کر کے بغیر شرط کے ہتھیار ڈال دیں - ورنہ تباہ کر دیئے جائیں گے -

لاہور ۲۷ جولائی - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے لاہور میں کپڑے کی تقسیم کے متعلق حکم جاری کیا ہے - اس کے ماتحت ۲۰ گز کپڑا فی کس کے حساب سے خریدا جاسکیگا جس میں ۱۲ گز موٹا اور ۸ گز باریک کپڑا شامل ہوگا

لنڈن ۲۷ جولائی - پوٹسڈم کانفرنس میں چرچل بطور وزیر اعظم اور مسٹر ایٹلی بطور آبزرور کے شامل ہوئے - لیکن اب ایٹلی وزیر اعظم اور مسٹر چرچل آبزرور ہونگے -

لاہور ۲۷ جولائی - کالکا شملہ ریلوے موٹر کیس کے ملزم عبدالرحیم کی سزا پھانسی کے خلاف پریوی کونسل میں اپیل کرنے کی درخواست منظور ہو گئی ہے - ۱۹۴۳ء میں کالکا کے نزدیک ریل موٹر میں ڈاکہ پڑا تھا - جس میں ۵ یورپین ہلاک ہو گئے تھے -

لنڈن ۲۷ جولائی - سوئٹزرلینڈ کے ریڈیو نے اعلان کیا ہے - کہ وٹاریو مسولینی - مسولینی کے سب سے بڑے لڑکے نے اپنے آپ کو اتحادیوں کے حوالے کر دیا ہے - وہ ایک نظر بند کیمپ میں ہے -

پشاور ۲۷ جولائی - سرحد کی کانگرسی حکومت نے رمضان کے مہینہ میں لوگوں میں تقسیم کرنے کے لئے ۵۶۰۰ من کھانڈ کا انتظام کر لیا ہے -

لنڈن ۲۷ جولائی - برلن کانفرنس ملتوی ہو گئی ہے - اب جبکہ مڈل ایسٹ کے ممالک اور بلقان روسی اقتدار میں چلے گئے ہیں - یورپ میں طاقت کا توازن بدل گیا ہے - جو برطانیہ کے حق میں نہیں - بیان کیا جاتا ہے کہ سٹالین نے واضح کر دیا ہے - کہ جنگ کے بعد کے زمانہ میں روس ان ممالک کے مفاد میں دلچسپی لیتا ہے - کانفرنس میں ٹرکی کے سوال پر بھی بحث ہوئی - مگر معلوم ہوا ہے - کہ برطانوی مدبروں نے ٹرکی سے کہہ دیا ہے - کہ درہ دانیال یا ٹرکی کے مشرقی صوبوں کو حاصل کرنے کے متعلق روس نے ٹرکی پر دباؤ ڈالا - تو برطانیہ اسکی امداد نہیں کریگا -

واشنگٹن ۲۷ جولائی معلوم ہوا ہے - کہ اتحادی ریلیف کمیٹی کے لنڈن کے اجلاس میں چین کو مدد دینے کے سوال پر بھی خاص طور پر غور کیا جائیگا - چین ۳

۳ کی زرعی پیداوار کو بڑھانے کے لئے ہندوستان سے ایک لاکھ چالیس ہزار بھینسے خریدنے کی تجویز ہے - چین میں ایک لاکھ بھیڑیں اور بکریاں دوائیاں اور دیگر اشیاء بھیجنے کی تجویز ہو رہی ہے -